Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

The Status of Crypto currency in Islamic Low: A Research Evaluation in Perspective of the Principles of Buying and selling in Hanafi Jurisprudence

کرپٹو کرنسی کی شرعی حیثیت: فقہِ حنفی کے اصولِ بیع و شرا کے تناظر میں ایک تحقیقی جائزہ

Authors Details

1. Muhammad Umar Khan *(Corresponding Author)*
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University Mardan, Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan.
Email: **bangash9292@gmail.com**

2. Dr. Saeed-ur-Rahman
Assistant Professor (Supervisor), Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University Mardan (AWKUM), Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan.

3. Dr. Qaisar Bilal
Assistant Professor (Co-Supervisor), Department of Islamic Studies, Kohat University of Science & Technology (KUST), Kohat, Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan.

Citation

Siraj, Muhammad Ishaq, and Dr. Muhammad Akram Rana. " The Interrelation Between Shariah Rulings and Human Nature: A Research Study in Light of the Thoughts of Imam al-Shāṭibī and Shāh Walīullāh ad-Dihlawī."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.2, April–June (2025): 510−520.

Submission Timeline

Received: Mar 09, 2025
Revised: Mar 22, 2025
Accepted: April 13, 2025
Published Online: May 04, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

The Status of Crypto currency in Islamic Low: A Research Evaluation in Perspective of the Principles of Buying and selling in Hanafi Jurisprudence

کرپٹو کرنسی کی شرعی حیثیت: فقہِ حنفی کے اصولِ بیع وشرا کے تناظر میں ایک تحقیقی جائزہ

☆محمد عمر خان ☆ڈاکٹر سعید الرحمٰن ☆ڈاکٹر قیصر بلال

Abstract

Crypto currency is a modern digital financial concept in which transactions are made through block chain technology instead of a central institution. It is an intangible asset that has no physical existence. Basically, it is a complete decentralized system that is not connected to a central server. Crypto currency comes into existence through the modern technology "cryptography". Accordingly, it is called crypto currency. This technology is based on block-chain technology. At the time of writing, there are approximately 23,000 different crypto currencies in existence. Some of them are coins and some are tokens. The principles of Hanafi jurisprudence show that in Sharia, physical presence, ownership, and actual possession are essential for a sale between the buyer and the seller. Since crypto currency does not meet these conditions, most Hanafi scholars call it a "false sale." According to the scholars, crypto currency is neither a price, nor is ownership proven on it, nor is it subject to the seller. Therefore, buying and selling crypto currency is not permissible according to Sharia. However, since new things are added to the customs of life with the change of time, the party that says that if crypto currency acquires the status of a credit price in common usage and the Sharia principles (equal quantity, possession of both parties, etc.) apply to its exchange, it is possible to consider it as customary money and make it permissible like a sale currency. And this is possible when the government of the time gives it legal status under its patronage and allows transactions to be made through it.

Keywords: Crypto Currency, Shariah Status, Hanafi Jurisprudence, Sale Principles, Blockchain Technology

تعارف موضوع

گزشتہ چند دہائیوں میں دنیا بھر میں ٹیکنالوجی کے میدان میں بے پناہ ترقی نے انسانی زندگی کے ہر شعبے کو متاثر کیا ہے، خصوصاً معاشی و مالیاتی نظام میں ایک نیا انقلاب برپا ہوا ہے۔ مالیاتی شعبے میں اس انقلاب کی سب سے نمایاں مثال کرپٹو کرنسی (Crypto Currency) ہے، جو روایتی مالیاتی ڈھانچے کو چیلنج کرتی ہوئی ایک غیر مرکزی، ڈیجیٹل اور ورچوئل مالیاتی اکائی کے طور پر سامنے آئی ہے۔ یہ کرنسی بلاک چین

☆ پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اسلامیات، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان، خیبر پختونخوا، پاکستان۔
☆ اسسٹنٹ پروفیسر (نگران)، شعبہ اسلامیات، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان (AWKUM)، خیبر پختونخوا، پاکستان۔
☆ اسسٹنٹ پروفیسر (معاون نگران)، شعبہ اسلامیات، کوہاٹ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (KUST)، کوہاٹ، خیبر پختونخوا، پاکستان۔

(Blockchain)اور کرپٹوگرافی (Cryptography) جیسے پیچیدہ نظاموں پر مبنی ہوتی ہے اور اس کا لین دین کسی روایتی بینک یا حکومت کے زیر سایہ نہیں ہوتا، بلکہ یہ ایک ڈی سینٹرلائزڈ (Decentralized) اور پیر ٹو پیر (Peer to Peer)نیٹ ورک پر عمل میں آتا ہے۔ کرپٹو کرنسی کی مقبولیت کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ مرکزی کنٹرول سے آزاد ہوتی ہے، تیز رفتار ٹرانزیکشنز کی سہولت فراہم کرتی ہے، اور بعض حلقوں کے نزدیک پرائیویسی و خودمختاری کی ضمانت دیتی ہے۔ آج دنیا میں بٹ کوائن(Bitcoin) ، ایتھیریئم (Ethereum)،لائٹ کوائن(Litecoin)، ڈوج کوائن (Doge Coin) اور دیگر بیس ہزار سے زائد کرپٹو کرنسیاں مختلف نیٹ ورکس پر فعال ہیں۔ ان میں سے کچھ کرنسیاں کوائن (Coins)کی شکل میں مکمل آزاد بلاک چین پر موجود ہوتی ہیں جبکہ کچھ **ٹوکن** (Tokens) کی شکل میں دیگر بلاک چین پر انحصار کرتی ہیں۔اس سب کے باوجود کرپٹو کرنسی ایک ایسامالیاتی آلہ ہے جس کی نہ تو کوئی جسمانی شکل ہوتی ہے، نہ ریاستی ضمانت، نہ ہی کسی مرکزی ادارے کی تائید، جس کے باعث اس کی قانونی و معاشی حیثیت اکثر متنازع رہتی ہے۔اسلامی معاشی نظام کی بنیاد عدل، شفافیت، ذمہ داری اور غیر یقینی سے **اجتناب** جیسے اصولوں پر ہے۔خاص طور پر فقہ حنفی میں بیع و شرا (خرید وفروخت) کے لیے مخصوص شرائط اور اصول متعین ہیں جن میں سے نمایاں شرائط یہ ہیں:

1. مبیع (فروخت ہونے والی چیز) کا حقیقی وجود ہونا
2. بیچنے والے کی اس پر ملکیت ثابت ہونا
3. خریدار کا اس پر قبضہ حاصل کرنا
4. ثمن (قیمت) اور مبیع دونوں کی مقدار کا واضح ہونا
5. لین دین میں کسی قسم کے جوا یا غرر (غیر یقینی) کا شامل نہ ہونا

کرپٹو کرنسی کی موجودہ حیثیت کو جب ان اصولوں کی کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے تو کئی اہم سوالات جنم لیتے ہیں:

1. کیا کرپٹو کرنسی کو "مال" یا "ثمن" کے زمرے میں شمار کیا جا سکتا ہے؟
2. کیا اس کا غیر مادی وجود اس کو شرعی اعتبار سے بیع کا اہل بناتا ہے؟
3. کیا اس کے لین دین میں شرعی اصولوں کا خیال رکھا جاتا ہے یا نہیں؟
4. اگر کرپٹو کو عرفِ عام میں کرنسی تسلیم کیا جائے، تو کیا اسے ثمنِ عرفی کے اصول پر قابل قبول سمجھا جا سکتا ہے؟
5. اور کیا ریاستی سرپرستی کے بغیر صرف عوامی تعامل اسے "جائز" بنانے کے لیے کافی ہے؟

یہ سوالات صرف نظری یا فکری نہیں، بلکہ عصرِ حاضر کی معیشت سے وابستہ لاکھوں مسلم صارفین کے عملی مسائل سے جُڑے ہوئے ہیں، جو یا تو کرپٹو میں سرمایہ کاری کر چکے ہیں یا اس بارے میں سوچ رہے ہیں۔

چونکہ شریعتِ اسلامیہ کا یہ اصول ہے کہ ہر نئے معاملے کا حل اصولِ اجتہاد اور مقاصدِ شریعت کی روشنی میں تلاش کیا جائے، لہٰذا کرپٹو کرنسی جیسے نئے مالیاتی آلے کی شرعی حیثیت طے کرنے کے لیے فقہ حنفی کے اصولِ بیع و شرا کو بنیاد بنانا ناگزیر ہو جاتا ہے۔اسی ضرورت کے پیش نظر یہ تحقیقی مقالہ مرتب کیا گیا ہے تاکہ کرپٹو کرنسی کے جملہ پہلوؤں کو فقہ حنفی کی روشنی میں پرکھا جا سکے، اور یہ طے کیا جا سکے کہ آیا کرپٹو کرنسی شریعتِ اسلامی کے اصولوں کے مطابق ایک جائز اور درست مالیاتی لین دین کا ذریعہ بن سکتی ہے یا نہیں۔

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ کرپٹو کرنسی ایک جدید ڈیجیٹل مالیاتی تصور ہے جس میں کسی مرکزی ادارے کے بجائے **بلاک چین** ٹیکنالوجی کے ذریعے لین دین ہوتا ہے۔ یہ ایک غیر مادی اثاثہ ہے جس کا کوئی ٹھوس وجود نہیں ہوتا۔ بنیادی طور پر یہ مکمل سسٹم (Decentralized System) ہوتا ہے جو کسی ایک مرکزی سرور (Central Server) سے (connect) نہیں ہوتا۔ کرپٹو کرنسی جدید ٹیکنالوجی "کرپٹو گرافی" کے ذریعے وجود میں آتی ہے۔ اسی کی مناسبت سے اس کو کرپٹو کرنسی کہا جاتا ہے۔ اس ٹیکنالوجی کی بنیاد بلاک چین (Block-Chain) ٹیکنالوجی پر ہوتی ہے۔ تاوقتِ تحریر کم و بیش 23،000 کی تعداد میں مختلف کرپٹو کرنسیاں اپنا وجود رکھتی ہیں۔ ان میں سے کچھ کوائنز (Coins) ہیں اور چند ٹوکن (Token) ہیں۔ کوائنز (Coins) خود ایک مستقل بلاک چین پر مائننگ (Mining) کے عمل کے ذریعے وجود میں لائے جاتے ہیں۔ یہ مکمل طور پر ڈی-سینٹرلائیزڈ (De-Centralized)، دھوکہ وجعل سازی سے محفوظ اور ایک مقررہ مقدار تک ہی بنائے جاسکتے ہیں اور ٹوکن (Token) پہلے سے قائم شدہ بلاک چین، جس پر کوئی کوائن بن چکا ہو اس پر قائم ہوتے ہیں۔ مشہور کرنسیوں میں بٹ کوائن، لائیٹ کوائن، فینٹم، ایتھیریم، ڈوج کوائین، بائینینس کوائن، ڈیش کوائن، آئیکین کوائن، پولی گون اور ریف کوائن وغیرہ شامل ہیں۔ کرپٹو کرنسی ہندسوں کی شکل میں کمپیوٹر نیٹ ورک میں موجود رہتی ہیں اور صرف الیکٹرانک طور پر منتقل ہوتی ہیں۔ چونکہ اس کا وجود صرف "اکاؤنٹ پر اعداد" کی صورت میں ہے، اس لیے اس کو حقیقی کرنسی کے معیار پر پورا نہ اترنا قرار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ مختلف فقہی حلقوں میں اس کی شرعی حیثیت پر اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس تحقیقی مضمون کا مقصد فقہ حنفی کے بیع وشرا کے بنیادی اصولوں کی روشنی میں کرپٹو کرنسی کی شرعی حیثیت کا جائزہ لینا ہے۔

مبحث اول: فقہ حنفی میں اصولِ بیع وشرا

فقہِ حنفی کے مطابق ہر عقد بیع (خرید وفروخت) کے لیے چند لازمی شرائط ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

1. **مبیع کا مال ہونا**

عقد بیع کی پہلی شرط یہ ہے کہ مبیع مال ہو۔ علامہ ابن عابدین نے مال کی تعریف یوں کی ہے:

"المراد بالمال ما يميل إليه الطبع ويمكن ادخاره لوقت الحاجة، والمالية تثبت بتمول الناس كافة أو بعضهم والتقوم يثبت بها وبإباحة الانتفاع به شرعا"[1]

یعنی " ثمن وہ ہے جس کی طرف طبعی میلان ہو اور جسے وقت ضرورت کے لیے ذخیرہ کیا جاسکے۔ اور مالیت لوگوں کے اس کو مال سمجھنے سے ثابت ہوتی ہے اور متقوم ہونا اس کے جائز شرعی استعمال سے ثابت ہوتا ہے۔"

اس عبارت میں "مال" کی تعریف بیان کی گئی ہے کہ مال صرف وہی چیز ہے جو:

1. طبعی میلان رکھتی ہو (انسان فطری طور پر اس کی طرف راغب ہو)
2. محفوظ یا ذخیرہ کی جاسکتی ہو
3. معاشرے میں عام طور پر اس کو قیمتی چیز تسلیم کیا جاتا ہو
4. اس سے شرعی طور پر فائدہ اٹھانا جائز ہو

---

[1] Ar-Rāzī, Shams ad-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad, *Fatāwā Shāmī* (Karachi: Maktaba Sa'īd and Company, n.d.), Kitāb al-Buyū', 4: 501.

اس تشریح کی روشنی میں کرپٹو کرنسی چونکہ نہ تو فطری طور پر مطلوب ہے، نہ ذخیرہ شدہ مادی چیز ہے، اور نہ ہی اس سے شرعی فائدہ ثابت ہے، اس لیے یہ مال نہیں بن سکتی۔

2. **مبیع کا وجود مادی**

مبیع (بیچی جانے والی چیز) کا خارجی طور پر حاضر و موجود ہونا ضروری ہے۔ معدوم چیز کی بیع نہیں ہو سکتی۔ معدوم چیز مال نہیں ہے اور جو مال نہیں اس کی بیع جائز نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

"ومنها في المبيع وهو أن يكون موجودا فلا ينعقد بيع المعدوم"[2]

"اور ان میں سے (بیع کے صحیح ہونے کی شرطوں) میں سے یہ بھی ہے کہ مبیع (یعنی بیچی جانے والی چیز) موجود ہو، پس جو چیز موجود نہ ہو، اس کی بیع منعقد نہیں ہوتی۔"

اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ شریعت میں کسی ایسی چیز کو بیچنا جائز نہیں جو موجود ہی نہ ہو۔ چونکہ کرپٹو کرنسی کا حقیقی، مادی وجود نہیں ہوتا، بلکہ وہ محض ڈیجیٹل نمبرز پر مشتمل ہوتی ہے، اس لیے وہ معدوم کے حکم میں آتی ہے، اور اس کی بیع فقہ حنفی میں جائز نہیں سمجھی جاتی۔ یعنی ایسا سامان جس کا سودا کیا جا رہا ہو، وہ حقیقت میں موجود ہونا چاہیے، اگر وہ موجود نہیں (یعنی معدوم ہو) تو اس کی خرید و فروخت شرعاً درست نہیں۔

3. **ملکیت ہونا**

مبیع پر فروخت کرنے والے کا ملکیت کا ثبوت ضروری ہے۔ غیر مملوکہ چیز کی بیع باطل قرار پاتی ہے کیونکہ غیر مملوکہ چیز میں تصرف باطل ہے۔ علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

"لأن الملك ما من شأنه أن يتصرف فيه بوصف الاختصاص كما في التلويح"[3]

"کیونکہ مِلک ایسی چیز ہے جس میں صاحبِ مِلک کو بطورِ اختصاص تصرف کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے، جیسا کہ 'التلویح' میں ہے۔"

یہ جملہ فقہی اصول کی وضاحت کرتا ہے کہ "مِلک" (ملکیت) کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کو کسی چیز پر اس طرح کا حق حاصل ہو کہ وہ اس میں اپنی مرضی سے تصرف کر سکے، اور یہ بات "التلویح" (ایک مشہور فقہی شرح) میں بیان کی گئی ہے۔

اس سے مراد یہ ہے کہ حقیقی ملکیت وہی سمجھی جاتی ہے جہاں مالک کو مکمل اختیار ہو کہ وہ اس چیز میں اپنی مرضی سے رد و بدل کر سکے۔ کرپٹو کرنسی چونکہ بلاک چین پر مبنی ایک محدود نظام کے تحت چلتی ہے اور اس پر مکمل قبضہ یا اختیار کسی کے پاس نہیں ہوتا، لہٰذا اس پر "ملکیتِ شرعیہ" کا اطلاق نہیں ہوتا۔

4. **قبضہ میں ہونا**

بیع المنقولی (قابل نقل چیز کی بیع) میں قبضہ لازمی ہے، یعنی مبیع پر فروخت ہوتے ہی قبضہ حاصل ہونا چاہیے۔ بے قبض یا التوا میں بیع صحیح نہیں رہتی۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

"وإذا عرفت المبيع والثمن فنقول من حكم المبيع إذا كان منقولا أن لا يجوز بيعه قبل القبض"[4]

---

[2] Al-Bulqīnī, ʻAlā' ad-Dīn ʻAlī ibn Muḥammad, *Al-Fatāwā al-Hindiyya* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, n.d.), Kitāb al-Buyūʻ, Al-Bāb al-Awwal: Fī Taʻrīf al-Bayʻ, 3: 5.

[3] Ar-Rāzī, Shams ad-Dīn Muḥammad, *Fatāwā Shāmī*, Kitāb al-Buyūʻ, Bāb al-Bayʻ al-Fāsid, 5: 50.

"اور جب تم مبیع (بیچی جانے والی چیز) اور ثمن (قیمت) کو جان لو، تو ہم کہتے ہیں کہ: اگر مبیع منقول (یعنی منتقل ہونے والی چیز) ہو، تو اس کا حکم یہ ہے کہ قبضہ (حوالے) سے پہلے اس کی بیع جائز نہیں۔"

یہ اصول "بیع المنقولات" کے بارے میں ہے، یعنی وہ چیزیں جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکتی ہیں جیسے کپڑا، سامان وغیرہ۔ ان چیزوں کی فروخت صرف اس وقت جائز ہوتی ہے جب خریدار کو ان پر قبضہ حاصل ہو جائے۔ کرپٹو کرنسی میں چونکہ حقیقی قبضہ نہیں ہوتا بلکہ صرف اکاؤنٹ میں نمبرز تبدیل ہوتے ہیں، اس لیے فقہی اصول کے مطابق اس کی بیع ناجائز ٹھہرتی ہے۔

یعنی اگر کوئی چیز ایسی ہے جسے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جا سکتا ہے، جیسے کپڑا، کتاب، یا کوئی سامان، تو جب تک خریدار اسے قبضے میں نہ لے، اسے آگے فروخت کرنا شرعاً جائز نہیں۔

5. ثمن کا تعین

بیع کے وقت ثمن (قیمت) کا طے ہونا ضروری ہے، کیونکہ غیر معین قیمت کے ساتھ معاہدہ کرنے سے گریز کیا گیا ہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے:

" وشرط لصحته معرفة قدرمبيع وثمن"[5]

"اور بیع (خرید و فروخت) کے صحیح ہونے کے لیے شرط ہے کہ مبیع (فروخت کی جانے والی چیز) اور ثمن (قیمت) کی مقدار معلوم ہو"

بیع کے وقت اگر کسی چیز کی مقدار یا قیمت غیر واضح ہو تو وہ بیع غرر (غیر یقینی بیع) بن جاتی ہے، جو شریعت میں ممنوع ہے۔ کرپٹو کرنسی کی قیمت ہر لمحہ بدلتی رہتی ہے، اس لیے اس میں خرید و فروخت اکثر ایسی غیر یقینی بنیادوں پر ہوتی ہے جو اس اصول کے منافی ہے۔ یعنی خرید و فروخت اس وقت درست ہو گی جب بیچی جانے والی چیز اور اس کی قیمت دونوں کی مقدار واضح اور معلوم ہوں، مثلاً وزن، پیمائش یا گنتی کے ذریعے۔

ان اصول کا خلاصہ یہ ہے کہ شریعتِ اسلامیہ میں کوئی تجارتی معاہدہ اس صورت میں درست رہتا ہے جب **مبیع** مادی طور پر موجود و ملکیت یافتہ ہو اور فروخت کے وقت اس کی قبض متعین ہو۔ فقہائے حنفی کی مشہور کتاب بحر الرائق میں بھی یہ روایت ملتی ہے کہ "اگر مبیع معلوم ہو جائے تو عقاب نقل ہونے پر بیع قبل قبض جائز نہیں۔ نیز **فتاویٰ ہندیہ** میں مبیع کا مادی وجود اور ملکیّت لازمی جانا گیا ہے (جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا) اسی طرح **بیع صرف** (کرنسی ایکسچینج) میں بھی بیع الصرف کے دو اصول ہیں: (1) دونوں کرنسیوں کی مقدار برابر ہونی چاہیے، اور (2) مجلسِ عقد میں دونوں طرفین کے قبض حاصل ہونا ضروری ہے۔ ان تمام شرائط کی روشنی میں اس بات کا تعین ہوتا ہے کہ آیا کوئی چیز شریعت میں "مال" یعنی قابل ملکیت ہے یا نہیں۔

---

[4] Al-Bulqīnī, ʻAlā' ad-Dīn ʻAlī ibn Muḥammad, *Al-Fatāwā al-Hindiyya*, Kitāb al-Buyū‘, Al-Bāb al-Awwal: Fī Ta‘rīf al-Bay‘ wa Ruknuhu wa Sharṭuhu wa Ḥukmuhu wa Anwā‘uhu, 3: 13.

[5] Ar-Rāzī, Shams ad-Dīn Muḥammad, *Fatāwā Shāmī*, Kitāb al-Buyū‘, Bāb al-Bay‘ al-Fāsid, 4: 529.

مبحث دوم: کرپٹو کرنسی اور فقہی شرائط

کرپٹو کرنسی چونکہ خود کوئی مادی وجود نہیں رکھتی، اس لیے فقہ حنفی کے مذکورہ بالا اصول اس پر براہِ راست صادق آتے ہیں یا نہیں اس بابت اہم نکات درج ذیل ہیں:

1. وجودِ مبیع

جیسا کہ معلوم ہوا، کرپٹو کرنسی بلاک چین پر موجود ہندسوں کا مجموعہ ہے؛ اس کا کوئی ٹھوس سکہ، کاغذ یا ڈیجیٹل کوائن حقیقتاً ہاتھ میں لیا جانے والا نہیں ہوتا۔ ماہرین کی وضاحت کے مطابق کرپٹو کرنسی محض فرضی اعداد کا اندراج ہے، مادی وجود نہیں رکھتی، اس لیے اسے اسلام میں "مال" شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کوئی چیز شریعت کی نظر میں مال نہ ہو تو اس سے خرید و فروخت باطل قرار پاتی ہے۔

2. ملکیّت و قبض

چونکہ کرپٹو کرنسی کا کوئی جسمانی اصل نہیں، اس پر قبضہ کرنا ممکن نہیں۔ اگر دو افراد ایک دوسرے کو کرپٹو بھیجیں تو اصل میں اکاؤنٹ میں اعداد تبدیل ہوتے ہیں، کسی مادی چیز کا حقیقی تبادلہ نہیں ہوتا۔ فقہا اس صورت میں کہتے ہیں کہ جب مادی قبضہ ہی نہیں ہوتا، تو شریعت میں ملکیت قائم نہیں ہوتی۔ بغیر قبضہ کے چیز کی بیع باطل ہے۔

3. قمار و غرر (جوئے اور غیر یقینی) کا امکان

کرپٹو کرنسی کی قیمت میں مسلسل اتار چڑھاؤ پایا جاتا ہے جس میں پورا سرمایہ ڈوب بھی سکتا ہے یا غیر معمولی بڑھوتری ہو سکتی ہے۔ بہت سے علماء اس ناپائیدار تیزی کو جوا (قمار) کی مانند قرار دیتے ہیں۔ اور اس وجہ سے کرپٹو کرنسی میں سرمایہ کاری گیم کی نوعیت رکھتی ہے جس میں منافع کا انحصار غیر یقینی نتائج پر ہوتا ہے، لہٰذا یہ شرعی طور پر جائز نہیں۔

فتاویٰ شامی میں ہے:

> "قوله لأنه يصير قمارا لأن القمار من القمر الذي يزداد تارة وينقص أخرى، وسمي القمار قمارا لأن كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه، ويجوز أن يستفيد مال صاحبه وهو حرام بالنص[6]"
>
> "اس کا قول "کیونکہ یہ قمار (جوا) بن جاتا ہے" اس لیے ہے کہ قمار "قمر" سے ماخوذ ہے، جو کبھی بڑھتا ہے اور کبھی گھٹتا ہے۔ اور اسے قمار (جوا) اس لیے کہا جاتا ہے کہ جو بھی جوئے میں شریک ہوتا ہے، اس کا مال ممکن ہے کہ دوسرے کے پاس چلا جائے، اور ممکن ہے کہ وہ دوسرے کا مال حاصل کر لے۔ اور یہ (قمار) نص (قرآن و حدیث) سے حرام ہے"

یہ انتہائی اہم عبارت ہے جو بتاتی ہے کہ کرپٹو کرنسی کی تجارت میں چونکہ قیمت کی کوئی پائیداری نہیں ہوتی، اس میں منافع یا نقصان مکمل طور پر اتفاق پر مبنی ہوتا ہے، اس لیے یہ جوا کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اور چونکہ شریعت میں جوا حرام ہے، لہٰذا کرپٹو کی تجارت بھی ناجائز قرار دی گئی ہے۔ یہ اس بات کی وضاحت ہے کہ جوا ایک غیر یقینی لین دین ہے، جس میں ہر شریک کا مال خطرے میں ہوتا ہے، اور نتیجہ بے یقینی پر مبنی ہوتا ہے، اسی لیے شریعت میں اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔

---

6 Ar-Rāzī, Shams ad-Dīn Muḥammad, *Fatāwā Shāmī*, Kitāb al-Ḥaẓr wa al-Ibāḥa, Faṣl fī al-Bay‘, 6: 403.

مبحث سوم: ثمن خلقی، ثمن عرفی اور کرپٹو کرنسی

ایک شبہ: اگرچہ کرپٹو کرنسی کا کوئی مادی وجود نہیں لیکن بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اسے "ثمنِ عرفی" یعنی عوام کے معمولات کے اعتبار سے کرنسی کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ جیسے کاغذی نوٹ بھی ابتدا میں پشت پناہی کے بغیر "زرِ متبادل" بن گئے تھے، اسی طرح آج کئی ممالک میں کرپٹو کو بھی قبولیت ملی ہوئی ہے۔ ایک جدید مقالہ کے مطابق، چونکہ دنیا کے بہت سے تاجروں نے کرپٹو کو ثمن کے طور پر قبول کرنا شروع کر دیا ہے، اس لیے عرف عام سے یہ حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ اگر کرپٹو کو عرفِ عام سے "کرنسی" تسلیم کر لیا جائے تو اس پر کرنسی سے متعلق شرعی احکامات عائد ہوں گے۔[7]

شبہ کا ازالہ: یہ بات کافی حد تک قبل فہم ہے کہ اگر کرپٹو کرنسی کو ثمن عرفی کی حیثیت حاصل ہو تو اس پر کرنسی سے متعلق شرعی احکامات عائد ہوں گے لیکن یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ کیا کرپٹو کرنسی میں وہ شرائط پائی جاتی ہیں جو ثمن عرفی کے لیے ضروری ہیں؟ کیونکہ ایسے تو عوام کے بہت سارے معمولات ہیں جو شرعی تقاضوں کو پورا نہیں کر رہے تو ان معمولات کو اس عرف کی حیثیت حاصل نہیں جس کا اعتبار شرعی طور پر کیا جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں عوام کے اندر معروف ہر کام کو عرف شرعی پر محمول نہیں کیا جاتا بلکہ جو شریعت کے تقاضوں کو پورا کرے اور شرعاً اسکی ضرورت بھی ہو۔ یہاں ہم ثمن عرفی کی تعریف اور اس کے متعلق چند اہم باتیں ذکر کرتے ہیں۔

ثمن کی دو اقسام: ثمن خلقی اور ثمن عرفی

1. **ثمن خلقی:** وہ زر جو فطرتاً مالیت کا حامل ہو اور ذاتاً قیمتی ہو۔ مثلاً: سونا اور چاندی
2. **ثمن عرفی:** وہ زر ہے جس ذاتاً قیمتی نہ ہو بلکہ ریاست یا عوام نے اس کو قانونی یا عرفی حیثیت دی ہو۔ اس کو ثمن اعتباری بھی کہا جاتا ہے۔

مثلاً: کرنسی نوٹ

ثمن خلقی اور ثمن عرفی میں فرق: ثمن خلقی کی ثمنیت کبھی ختم نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ ثمن ہو رہتا ہے جبکہ ثمن عرفی کا تعلق چونکہ لوگوں کے عرف کے ساتھ ہے اور جب تک لوگوں کے ہاں اس کا چلن ہوتا ہے اور لوگ اس کے ذریعے لین دین کرتے ہیں اس وقت تک ثمن ہے اور جب اس کے ذریعے معاملہ کرنا چھوڑ دیں تو اس کی حیثیت سامان کی سی ہو جاتی ہے۔ علامہ حصکفیؒ لکھتے ہیں:

"فلوس جب تک رائج ہوں تو وہ ثمن ہے ورنہ وہ سلع (سامان) کے حکم میں ہو گا"[8]

اسی طرح علامہ ابن نجیم مصری فرماتے ہیں:

"وأما الفلوس فإن كانت رائجة فكثمن وإلا فكسلع "[9]

---

[7] Islamfort, *Crypto Currency: Ta'āruf-o-Shar'ī Ḥaisiyyat* (n.p.: n.p., n.d.), accessed July 8, 2025, https://islamfort.com/crypto-currency-taaruf-o-sharai-haisiyat-2/#.

[8] Al-Marghīnānī, Burhān ad-Dīn 'Alī ibn Abī Bakr, *Ad-Durr al-Mukhtār* (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, n.d.), 5: 272.

[9] Ibn 'Ābidīn, Muḥammad Amīn, *Al-Baḥr ar-Rā'iq* (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, n.d.), 6: 221.

"رہی بات فلوس (یعنی پیسے / سکے) کی، تو اگر وہ رائج (چلنے والے) ہوں تو ثمن (قیمت) کے حکم میں ہوں گے، اور اگر رائج نہ ہوں تو سامان (سلع) کے حکم میں ہوں گے"

اگر سکے یا نوٹ اس وقت کی مارکیٹ میں قابلِ استعمال اور عام طور پر قبول کیے جانے والے ہوں تو وہ قیمت شمار ہوں گے۔ لیکن اگر وہ پرانے، منسوخ شدہ یا نا قابلِ استعمال ہوں تو انہیں عام سامان کی طرح شمار کیا جائے گا، جن کی خرید و فروخت مخصوص شرائط کے ساتھ ہو گی۔

یہ اصول بتاتا ہے کہ جس چیز کو لوگ لین دین میں قیمت کے طور پر استعمال کریں، وہ "ثمن عرفی" کہلاتی ہے، لیکن اگر اس کا چلن ختم ہو جائے تو اس کی حیثیت ایک عام سامان کی ہو جاتی ہے۔ کرپٹو کرنسی کو اگرچہ کچھ جگہوں پر قبول کیا گیا ہے، مگر چونکہ وہ ریاستی سرپرستی اور مکمل عرفی حیثیت سے محروم ہے، اس لیے فی الحال اسے "ثمن عرفی" تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ایک امر مسلم ہے کہ کرپٹو کرنسی کا کوئی مادی وجود نہیں ہے بلکہ صرف ڈیجیٹل حیثیت کا حامل ہے۔ چنانچہ "تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا" میں ہے:

""بٹ کوائن" محض ایک فرضی کرنسی ہے، اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف اور شرائط بالکل موجود نہیں ہیں، لہذا موجودہ زمانے میں "کوئن" یا "ڈیجیٹل کرنسی" کی خرید و فروخت کے نام سے انٹرنیٹ پر اور الیکٹرونک مارکیٹ میں جو کاروبار چل رہا ہے وہ حلال اور جائز نہیں ہے، وہ محض دھوکا ہے، اس میں حقیقت میں کوئی مادی چیز نہیں ہوتی، اور اس میں قبضہ بھی نہیں ہوتا صرف اکاؤنٹ میں کچھ عدد آجاتے ہیں، اور یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی ایک شکل ہے، اس لیے "بٹ کوائن" یا کسی بھی "ڈیجیٹل کرنسی" کے نام نہاد کاروبار میں پیسے لگانا اور خرید و فروخت میں شامل ہونا جائز نہیں ہے"[10]

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ کرپٹو کرنسی کا مادی وجود نہ ہونے کی بنا پر اس کو مبیع قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ اس میں مبیع کے شرائط میں سے کوئی بھی شرط نہیں پائی جاتی اور نہ ہی ریاست نے اس کو قانونی حیثیت دی ہے لہذا صرف عوام کے تعامل کی وجہ سے اس کو ثمن عرفی قرار دینا صحیح نہیں۔ البتہ اگر ریاست اس کو قانونی حیثیت دے کر اس کی سرپرستی کرے تو اس صورت میں اس کو ثمن عرفی قرار دیا جا سکتا ہے۔ مجموعی طور پر ان نکات سے دو متضاد نتائج سامنے آتے ہیں۔ فقہاء کے اصول کے مطابق چونکہ کرپٹو کرنسی کا حقیقی وجود نہیں، اس لیے اس کی خرید و فروخت اور تجارت شرعی طور پر جائز نہیں۔ علماء نے اسے "بیع باطل" قرار دے کر واضح کیا کہ اس معاملے میں نہ مبیع کی ملکیت ثابت ہوتی ہے اور نہ ثمن پر قبضہ ہوتا ہے مزید یہ کہ بٹ کوائن صرف فرضی کرنسی ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں، اس لیے بٹ کوائن کی خرید و فروخت دھوکے سے مشابہ ہے اور غیر جائز ہے۔

تاہم بعض دوسری فقہی آراء میں تحمل پسندی دیکھی گئی ہے۔ مثلاً ایک تحقیق میں بتایا گیا کہ چونکہ کرپٹو کرنسی صارفین کے درمیان عام ہو چکی ہے، اس لیے اس کو بھی ثمنِ عرفی سمجھ کر بیعِ صرف کے احکام لاگو کیے جائیں گے (حالانکہ بیع صرف ثمن خلقی میں ہوتا ہے نہ کہ ثمن عرفی میں)۔ اس نقطۂ نظر کے مطابق، اگر کرپٹو اور کرپٹو کے بدلے کی جانے والی دوسری کرنسی (جیسے ڈالر) کے عین برابر مقدار کا فوری قبضہ ہو تو بیعِ صرف صحیح ہو سکتی ہے۔ اسی طرح "اسپاٹ ٹریڈنگ" جہاں فوری ایکسچینج ہو کر کرپٹو صارف کی ملکیت میں آجائے، کو بعض علماء جائز گردانتے ہیں۔ انہوں نے حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جیسا دینار کا درہم سے تبادلہ کرنے میں 'ادھار' کی اجازت نہیں، البتہ اگر ایک ہی مجلس میں نقد تبادلہ ہو تو جائز ہو گا۔ اسی طرح ایک ہی مجلس میں کرپٹو کا تبادلہ جائز ہو گا۔ لیکن یہی تحقیق مزید واضح کرتی ہے کہ فیوچر یا مارجن ٹریڈنگ کی صورت میں

---

[10] *Tijārat ke Masā'il kā Encyclopedia* (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, n.d.), 2: 92.

کاروبار جوا اور سود کے رنگ میں ڈوبا ہوتا ہے۔ مثلاً مستقبل میں طے شدہ تاریخ پر کرپٹو خریدنے کا معاہدہ بذات خود قمار کی صورت ہے۔ لہٰذا بہت سے اسلامی مراجع کہتے ہیں کہ موجودہ غیر ضروری تیزی، بے قابضیت اور خطرات کی وجہ سے کرپٹو کرنسی سے نفع کمانا ناجائز ہے۔

فتاویٰ شامی میں ہے:

"قوله لأنه يصير قمالأن القمار من القمر الذي يزداد تارة وينقص أخرى، وسمي القمار قمارا لأن كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه، ويجوز أن يستفيد مال صاحبه وهو حرام بالنص"[11]

"اس کا قول "کیونکہ یہ قمار (جوا) بن جاتا ہے" اس لیے ہے کہ قمار "قمر" سے ماخوذ ہے، جو کبھی بڑھتا ہے اور کبھی گھٹتا ہے۔ اور اسے قمار (جوا) اس لیے کہا جاتا ہے کہ جو بھی جوئے میں شریک ہوتا ہے، اس کا مال ممکن ہے کہ دوسرے کے پاس چلا جائے، اور ممکن ہے کہ وہ دوسرے کا مال حاصل کرلے۔ اور یہ (قمار) نص (قرآن وحدیث) سے حرام ہے"

خلاصہ کلام

اسلامی معاشی نظام میں لین دین (بیع وشرا) کو عدل، شفافیت، یقین، ملکیت اور مادی وجود جیسے اصولوں پر قائم کیا گیا ہے تاکہ انسانی حقوق اور مالی تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔ فقہ حنفی کے اصولوں کے مطابق ہر تجارتی معاہدے کے لیے درج ذیل شرائط بنیادی حیثیت رکھتی ہیں:

1. مبیع (فروخت کی جانے والی چیز) کا مادی وجود (Physical Existence)
2. فروخت کنندہ کی اس پر حقیقی ملکیت (Ownership)
3. خریدار کے لیے اس کا شرعی و عملی قبضہ (Possession)
4. معاہدہ میں قیمت اور مقدار کی وضاحت (Clarity of Price and Quantity)
5. غرر (غیر یقینی) اور قمار (جوا) سے پاک ہونا

جب ان فقہی اصولوں کی روشنی میں کرپٹو کرنسی کا تجزیہ کیا جاتا ہے تو درج ذیل اہم نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں:

مادی وجود کی کمی: کرپٹو کرنسی کا کوئی مادی وجود نہیں، نہ سکہ ہے نہ نوٹ؛ یہ صرف ڈیجیٹل اعداد کی ایک صورت ہے جو بلاک چین پر محفوظ ہوتی ہے۔ چونکہ بیع کے لیے مبیع کا مادی اور مشاہد وجود ضروری ہے، اس لیے کرپٹو کو فروخت کی جانے والی چیز قرار دینا فقہی لحاظ سے دشوار ہے۔

ملکیت اور قبضہ کا فقدان: فقہ حنفی میں خریدار کا مبیع پر قبضہ شرط ہے، جب کہ کرپٹو میں صرف اکاؤنٹس میں نمبرز کی تبدیلی ہوتی ہے۔ نہ خریدار کو جسمانی قبضہ حاصل ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے تصرف پر مکمل اختیار ہوتا ہے، جو ملکیت کی شرعی تعریف کے منافی ہے۔

قیمت میں غیر معمولی اتار چڑھاؤ: کرپٹو کرنسی میں قیمت کا استحکام نہیں ہوتا؛ یہ لمحہ بہ لمحہ کم یا زیادہ ہوتی رہتی ہے، جو فقہی اصطلاح میں **غرر (غیر یقینی)** اور **قمار (جوا)** کے مفہوم میں آتا ہے۔ ایسے لین دین میں شرعی نفع کی ضمانت نہیں ہوتی بلکہ سراسر اتفاقی منافع یا نقصان ہوتا ہے۔

ریاستی یا عرفی حیثیت کا فقدان: ثمن عرفی (روایتی کرنسی) کے لیے ضروری ہے کہ یا تو ریاست اسے قانونی حیثیت دے یا عرف عام میں مکمل قبولیت حاصل ہو۔ کرپٹو کرنسی کو نہ تو پاکستان سمیت اکثر مسلم ممالک میں قانونی حمایت حاصل ہے، نہ ہی یہ اس درجے پر پہنچ چکی ہے کہ اسے بلا نزاع "ثمن عرفی" کہا جاسکے۔

[11] Ar-Rāzī, Shams ad-Dīn Muḥammad, *Fatāwā Shāmī*, Kitāb al-Ḥaẓr wa al-Ibāḥa, Faṣl fī al-Bay‘, 6: 403.

عوامی تعامل عرف شرعی کی دلیل نہیں: اگرچہ کچھ لوگ دلیل دیتے ہیں کہ عرفِ عام میں کرپٹو کو بطور کرنسی قبول کیا جا رہا ہے، مگر فقہاء کے نزدیک عرف وہی معتبر ہوتا ہے جو شریعت کے بنیادی اصولوں سے نہ ٹکرائے۔ لہٰذا صرف عوامی رجحان کرپٹو کو شرعی "مال" یا "ثمن" ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں۔

مذکورہ بالا نکات کی روشنی میں اکثر حنفی فقہاء کا موقف یہ ہے کہ موجودہ دور میں کرپٹو کرنسی کی خرید و فروخت کو بیع شرعی قرار دینا ممکن نہیں۔ اس پر نہ ملکیت ثابت ہوتی ہے، نہ مادی وجود، نہ قبضہ، اور نہ ہی قیمت کی وضاحت، بلکہ اس میں غیر یقینی (غرر)، قیاس آرائی (Speculation) اور قمار (Gambling) جیسے عناصر موجود ہیں، جنہیں شریعت سختی سے منع کرتی ہے۔ لہٰذا موجودہ صورتحال میں کرپٹو کرنسی کی خرید و فروخت بیع باطل کے زمرے میں آتی ہے اور ناجائز ہے۔

استثنائی گنجائش اور آئندہ کی صورتحال:

البتہ بعض معاصر فقہاء کی آراء میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ اگر آئندہ کسی وقت:

1. ریاست کرپٹو کو باقاعدہ قانونی حیثیت دے دے
2. اس کے لین دین میں مکمل شفافیت، قبضہ اور استحکام پیدا ہو جائے
3. بیع صرف کے اصولوں کے مطابق فریقین کا بروقت قبضہ اور مقدار کی برابری یقینی بن جائے

تو ایسی صورت میں اسے ثمن عرفی ماننے کی گنجائش نکل سکتی ہے، بشرطیکہ تمام شرعی شرائط پوری کی جائیں۔

جامع نتیجہ:

فی الحال کرپٹو کرنسی کا شرعی تجزیہ یہ ثابت کرتا ہے کہ:

1. یہ نہ "مال متقوم" ہے، نہ "ثمن عرفی" ہے
2. اس میں قبضہ و ملکیت کے شرعی اصول مفقود ہیں
3. اس کی خرید و فروخت قمار اور غرر کے زمرے میں آتی ہے
4. فقہ حنفی کے مطابق اس پر بیعِ صحیح کا اطلاق نہیں ہوتا

لہٰذا عمومی طور پر کرپٹو کرنسی کی موجودہ شکل میں تجارت، سرمایہ کاری، یا تبادلہ شرعی طور پر جائز نہیں۔ تاہم حالات کے بدلنے اور قانونی حیثیت کے حاصل ہونے پر آئندہ کسی متفقہ رائے کی صورت میں اجتہادی بنیاد پر کوئی مخصوص دائرہ اختیار ممکن ہو سکتا ہے، بشرطیکہ وہ شریعت کے اصولوں سے متصادم نہ ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Al-Bulqīnī, ‘Alā’ ad-Dīn ‘Alī ibn Muḥammad. *Al-Fatāwā al-Hindiyya*. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, n.d.
* Al-Marghīnānī, Burhān ad-Dīn ‘Alī ibn Abī Bakr. *Ad-Durr al-Mukhtār*. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, n.d.
* Ar-Rāzī, Shams ad-Dīn Muḥammad. *Fatāwā Shāmī*. Karachi: Maktaba Sa‘īd and Company, n.d.
* Ibn ‘Ābidīn, Muḥammad Amīn. *Al-Baḥr ar-Rā’iq*. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, n.d.
* Islamfort. *Crypto Currency: Ta‘āruf-o-Shar‘ī Ḥaisiyyat*. n.p.: n.p., n.d. Accessed July 8, 2025. https://islamfort.com/crypto-currency-taaruf-o-sharai-haisiyat-2/#.